رجسٹرڈ ایل ۷۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

شیخ یعقوب علی تراب
ایڈیٹر

قیمت عام اخبار سے سالانہ ۳؎ پیشگی اور خواہشمندان اور معاونین جو کچھ لطف فرماویں

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

اخبار الحکم

چہ گویم باتو گر آئی بجہاد قادیانی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۴ | قادیاں دار الامان ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء مطابق ۹ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۷ھ | نمبر ۱۳

ایڈیٹوریل

دار الامان کی دینی ضرورتیں
اور
اونپر احباب کی توجہ کی ضرورت

(نمبر ۲)

گذشتہ نمبر میں ہم نے مدرسہ تعلیم الاسلام کی ضرورت اور اوس کی ضروریات پر ضروری بحث کی ہے اور ہم کو امید ہے کہ قوم اوسپر پوری توجہ کرے گی۔ یہ معلوم کرکے ہم کو اور بھی خوشی ہوئی ہے کہ ہمارے محسن و مخدوم حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی سلمہ ربہ کی تحریک پر جناب نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ نے پانسو روپیہ اور خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر نے ایک سو روپیہ مدرسہ کی امداد کیلئے بھیجدیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزا۔ امید ہے دوسرے احباب بھی توجہ کرینگے۔ چونکہ ابھی مدرسہ تعلیم الاسلام ہی کی بحث ہے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس نمبر میں مدرسہ تعلیم الاسلام کے متعلق **دینیات کی شاخ** پر بحث کرین۔

دینیات کی شاخ ہم نے الحکم کے کسی گذشتہ نمبر میں یہ اطلاع دیدی ہے کہ مجلس منتظمہ نے مدرسہ تعلیم الاسلام کے متعلق ایک جدا شاخ دینیات کی کھولنے کی تجویز کرلی ہے مگر اس سے پیشتر کہ وہ شاخ کھولی جاوے ہم چند ضروری امور مجلس منتظمہ اور قوم کی خدمت میں پیش کرنا چاہتے ہین اور امید کرتے ہیں کہ اونمیں جسقدر مناسب حصہ ہوگا اوسپر ہماری قوم اور مجلس منتظمہ غور کرنے کی ضرورت سمجھے گی۔

اس شاخ کی ضرورت ہے اس میں شک نہیں کہ مدرسہ تعلیم الاسلام میں اس شاخ کی بے حد ضرورت تھی اور سچ پوچھو تو تعلیم الاسلام کے نام کا منشاء یہی تھا اور ہے۔ اور ہماری شروع سے یہی آرزو تھی کہ مدرسہ کے متعلق ایک ایسی برانچ کھولی جاوے

جنمیں علوم عربیہ اور قرآن کریم اور احادیث پڑھائے جاویں اور عربی زبان میں مضامین لکھنا۔ تقریر کرنا طالب علموں کو سکھایا جاوے اور اگر ممکن ہو تو اس کے ساتھ صرف انگریزی زبان بھی سکھائی جاوے۔ بہرحال ہم کسی لمبی تقریر میں اسکی ضرورت ثابت کرنا نہیں چاہتے کیونکہ یہ ایک مسلم اور ثابت شدہ امر ہے کہ دارالامان کے مامور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاک وجود احیاء دین کے لیئے ہے اس کی ساری کوشش اسی ایک بات میں خرچ ہو رہی ہے کہ مسلمان مسلمان بنیں اور اور اسلام اور قرآن کا بول بالا ہو مگر ہم کو جس امر پر غور کرنا باقی ہے۔ وہ صرف یہ ہے کہ اس شاخ کا انتظام کس طرح پر ہو اور کیونکر اس کو چلایا جاوے۔ کیا تعلیم ہو۔

اس شاخ میں کیا تعلیم ہو | دینیات کی شاخ کا نام خود بتلا رہا ہے کہ اسمیں دینی علوم پڑھائے جاویں گے۔ مگر ہم اپنے خیال میں اس شاخ کا جو منشاء سمجھے ہوئے ہیں اسکو ذرا کھول کر بیان کر دینا چاہتے ہیں اصل غرض اس شاخ کے اجراء سے یہ ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے لوگوں کی ایک پاکیزہ باعمل جماعت پیدا ہو جو قرآن کریم کے حقایق اور معارف کو زبان سے بیان کرسکے اور اپنے عمل سے کرکے دکھاوے اور موجودہ واعظوں کی اصلاح کرے - پس ضروری ہے کہ اس کے لیئے ایک ایسی سکیم طیار کیجاوے جو پرانے زمانے کی بھدی سکیموں کے موافق نہ ہو۔ بلکہ صرف نحو کی ضروری تعلیم جس سے انسان غلط بیانی اور غلط نویسی سے بچ سکے اور قواعد ضروریہ کا لحاظ رکھ سکے - البتہ علم ادب خوب پڑھایا جاوے۔ کیونکہ جسقدر عربی علم ادب کی باریکیوں پر انسان پہنچ جاویگا اوسی قدر قرآن کریم کی عظمت دل پر قائم ہوگی - غرض قرآن کریم - احادیث - علم ادب جسمیں تاریخ سخت اور ضروری علوم متعلقہ ادب شامل ہیں۔ اور پھر عربی زبان میں تقریر کرنا اور مضامین لکھنا - اور اس بات کے لیئے کہ وہ لوگ جو اس تعلیم الاسلام سے طیار ہوں نرے ملاں ہی نہ ہوں اور مسجدوں کے ٹکڑوں پر گذارہ کرنے کے عادی نہ ہوسکیں ضروری ہو کہ انکو علم طب پڑھایا جاوے - تاکہ وہ العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان کے موافق تعلیم پائیں - اب ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس میں کون لوگ داخل ہوں -

شاخ دینیات کے طالب علم کون ہوں | اگر ابجد خواں بچوں کا مکتب بنایا جاوے تو اس سے وہ غرض حاصل نہ ہوگی جو ہماری مجلس منتظمہ کی اصل غرض ہونی چاہئیے اس لیئے ضروری ہے کہ اس شاخ میں داخل ہونے والے طالب علموں کے لیئے ایک آسان سا امتحان داخلہ مقرر کیا جاوے اور سردست ایک خاص تعداد اون طالب علموں کی رکھی جاوے + جو اس غرض کے لیئے آنا چاہیں - اس کے متعلق اور ضروری امور دوسرے وقت پر پیش ہوسکتے ہیں اب ایک تیسرا امر باقی ہے کہ اس کے چلانے کا انتظام کیا ہو یعنے اخراجات کہاں سے آویں - اس کے متعلق ہم ایک عمدہ تجویز پیش کرتے ہیں جو ہماری قوم کے متعلق ہے -

دینیات کی شاخ کے اخراجات کیونکر ادا ہوں | یہی سب سے اہم اور ضروری مسئلہ ہے جس پر ہماری قوم کو توجہ کرنی ضروری ہے + چونکہ ہر ایک مسلمان بحیثیت مسلمان ہونے کے اس امر پر مکلف ہے کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے - مگر اس حکم کی وسیع صورت چونکہ قریبًا ممکن نہیں - اس لیئے خود خداء تعالیٰ نے ایک ایسی صورت بتلائی ہے کہ جس سے ہر ایک مسلمان اس حکم پر پورے طور پر عمل پیرا ہوسکے اور وہی ثواب لے سکے جو ایک حقیقی واعظ لے سکتا ہے وہ کیا ؟ خدا تعالیٰ نے سورت برأت کے آخری حصّہ میں فرمایا ہے کہ

وماکان المؤمنون لینفروا کافۃ فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون یعنے چونکہ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ کل مومن علوم حقہ کی تعلیم اور اشاعت میں نکل کھڑے ہوں اس لیئے ایسا ہونا چاہیئے کہ ہر طبقہ اور ہر گروہ میں سے ایک ایک آدمی ایسا ہو جو علوم دین حاصل کرے اور پھر اپنی قوم میں واپس جاکر اونکو حقایق دین سے آگاہ کرے - تاکہ اونمیں خوف و خشیت پیدا ہو پس قرآن کریم نے جب کہ ایک بہترین راہ ہمارے لیئے کھولدی ہے پھر کیا وجہ ہے ؟ کہ اسکو ہی دستور العمل بنایا نجاوے ؟ ہمارے خیال میں دینیات کی شاخ کے کل اخراجات اسطرح پر ادا کئے جاویں کہ جہاں جہاں حضرت اقدس امام الزمان سلمہ الرحمان کی جماعت کے لوگ بکثرت ہیں یعنے ہر بڑے بڑے شہر میں سے ایک ذہین - فہیم - با این نیک بخت شخص ایسا منتخب کیا جاوے جو یہاں دارالامان میں رہ کر علوم دینیہ حاصل کرے - اور پھر اپنی قوم ملک شہر میں واپس جاکر واعظ کا کام کرے اور اوس کے اخراجات کی ذمہ دار وہ لوگ ہوں جو اوسکو یہاں بھیجیں - اور وہ شخص اپنی زندگی اس طرح پر خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کرے اشاعت اسلام اپنا فرض قرار دے لے - ایسے طالب علموں کے جملہ اخراجات - کتابیں - خوراک پوشاک بورڈنگ کی فیس اور ضروری اخراجات اوس مجلس کے ذمہ ہوں جو اوسکو بھیجے - اور یہ ایک ایسا امر ضروری ہے جس پر ساری قوم کی توجہ بکار ہے - اور یہی ہماری اصل غرض و غائت ہے - عید الضحیٰ کے جلسہ پر ہمارے بہت سے احباب جمع ہونگے ہم چاہتے ہیں کہ دارالامان میں ایک عام جلسہ ان ضروری امور پر غور کرنے کے لیئے بھی کیا جاوے اور اس شاخ کے چلانے کی تجاویز پر بحث ہو اور مدت تعلیم جہاں تک ہو تھوڑی رکھی جاوے - المختصر اس شاخ کا چلانا بالکل آسان اور سہل ہوگا - اب ہم کو

صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ اس شاخ کے متعلق اور کیا کیا ضروری اخراجات ہیں۔ اور اس کے متعلق جو اساتذہ ہوں وہ کیسے ہوں؟

شاخ کی ضروریات اور اساتذہ مدرسہ دینیات کی ضرورتوں میں سب سے پہلی اور بڑی ضرورت مکان مدرسہ اور بورڈنگ کی ہے جس کے اخراجات کا سردست ہم کوئی تخمینہ پیش نہیں کر سکتے۔ پھر بڑی بھاری ضرورت ہے۔ لائبریری اور ڈسپنسری کی۔ لائبریری کی ضرورت تو عام ہے ایک بڑی حدتک ہمارے محسن و مخدوم مولینا مولوی نورالدین صاحب کا کتب خانہ اس ضرورت کو پورا کریگا مگر ڈسپنسری کی ضرورت ایسی عظیم الشان ضرورت ہے کہ اور باتوں سے مقدم اسکا فکر ہونا چاہئے چونکہ مضمون لمبا ہوا جاتا ہے اس لئے اس کے متعلق ہم کوئی طویل بحث اب نہیں کر سکتے۔ اب مختصر طور پر اساتذہ کے متعلق ہم کو کہنا باقی ہے اس سے پیشتر ہماری رائے یہاں کے مدرسین کے متعلق بجائے خود کچھہ اور ہی تھی مگر بعد فکر بسیار ہماری رائے یہ قرار پائی ہے کہ اور کوئی اوستاد جو مقرر ہوں ہوں مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی جو علم فن مناظرہ میں ایک خصوصیت رکھتے ہیں اس مدرسہ کے متعلق اگر اونکی خدمات حاصل کرنے کی کوشش کی جاوے تو بہت بہتر ہوگا بہرحال شاخ دینیات کے متعلق ہماری یہ رائے ہے۔ ہم چاہتے تھے کہ اس پر سیر کن بحث کریں مگر طوالت مانع ہے ہم آخر میں امید کرتے ہیں کہ اس میں جو امور قوم کی توجہ طلب ہیں وہ اون پر بشرطیکہ نہایت اور ضروری ہوں غور کرے گی اور جو ہماری مجلس منتظمہ کے متعلق ہوں وہ اون پر غور کرے گی۔ آخر میں ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس شاخ نو کو سرسبز کرے اور اسکے پہلوؤں کو اکلہا دائما کا مصداق کرے آمین۔

خطبہ

جو حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے ۲۶ اپریل ۱۹۰۶ء کو پڑھا

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم۔ الی اجراً عظیما۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور جن لوگون کو خدا تعالیٰ نے آپکی معیت اور صحبت نصیب کی ہے اون مین خدا تعالیٰ نے یہہ نشان اور صفات رکھے ہیں کہ وہ کفار پر بہت سخت ہوتے ہیں مگر آپس مین رحیم ہوتے اونہین رکوع سجود کرتے دیکھتے ہو وہ اللہ کے فضل اور خوشنودی کے طلب مین لگے رہتے ہیں۔ پیشانیوں اور چہروں کو دیکھہ کر تم کہہ اوٹھوگے کہ یہ خدا کی فرمان بردار قوم ہے۔ اور انجیل میں اون کی یہ مثال بیان کی گئی ہے کہ ایک کھیت ہے جسکی کونپلین نکلین پھر ڈنٹھل نکالے اور اپنے پاوں پر کھڑے ہوگئے۔ وہ کھیت زارعین کو خوش لگتا اور کافر اسکی اس قدر جلدی سرسبزی اور مبارکی دیکھہ دیکھہ کر جلے بھنے جاتے ہیں۔ خدا نے ان مین کے مومنون اور اعمال صالحہ کے بجالانے والون کو مغفرت اور اجر عظیم کے وعدے دیئے ہیں۔ اس آیت شریف میں ہم کو غور کرنی چاہئے۔ کہ ہر ایک بات ہماری نصیحت کے لئے ہے۔ اللہ جلشانہ نے یہہ مقدر کر رکھا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پورے طور پر کامیاب ہو کر دنیا سے اٹھین آدم سے لیکر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام نبیون کی تاریخ پر نظر ڈالو۔ کوئی فرد ایسا نظر نہ آئیگا جو اپنی تبلیغ۔ دعوت اور قوم بنانے میں ایسا کامیاب ہوا ہے جیسے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شخص ہم کو کسی نبی کی تاریخ میں بتلا دے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائین میں ہے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنے نعمت اور فضل کو تم پر پورا کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کا دین دے کر خوش ہوا۔ یہہ صدا اپنی زندگی میں کس راستباز کو آئی پھر اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کے مبارک الفاظ کس کے لئے بشارت ہوئے۔ کہ ایک وقت آتا ہے اور یقیناً وہ وقت قریب ہے کہ لوگ فوج در فوج تیرے دین میں شامل ہونگے اور خدا کی نصرتین آسمان سے نازل ہونگی پھر یہ وعدہ ہی نہ رہا۔ بلکہ پورے طور پر آپ نے دیکھہ لیا۔ اب وہ دل جو خدا تعالیٰ کے ماننے کی بھوک اور پیاس رکھتا ہو جس کے اندر خدا بینی کی تڑپ ہو تمام نبیوں اور رسولوں کے سلسلہ پر غور کرے۔ پھر اوسے ماننا پڑیگا کہ کامل کامیابی کا تاج پہننے والا صرف ایک ہی انسان کامل تھا جو محمد تھا جو احمد تھا صلی اللہ علیہ وسلم آدم سے لیکر حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ تک ایک بھی نبی ایسا نہیں گذرا جسکو اس قسم کی کامیابی عطا ہوئی ہو۔ بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی اور مصر کے آہنی تنور سے نکالنے والے جناب موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو وعدہ کی سرزمین میں نہ پہنچا سکے۔ اور خود اوس ارض مقدسہ کو نہ دیکھہ سکے۔ پھر بنی اسرائیل کے گھرانے کے خاتم مسیح ابن مریم علیہ السلام اپنی قوم اور ملک میں حسب مراد سرسبزی حاصل نہ کر سکے۔ ساری دعوت کے زمانہ میں کل یہودیہ میں صرف ۱۲۰ آدمی ساتھہ ہوئے۔ جن میں سے بعض چند کھوٹے درہموں پر گرفتار کرا دینے والے اور اور بعض لعنت کرنے والے اور انکار کرنیوالے ثابت ہوئے اور کسی ایک پر بھی مسیح کو پورا اعتماد اور بھروسہ نہ ہوا بلکہ ہمیشہ اون کو ضعیف الایمان ہی کہتے رہے۔ آخر اون سے کہنا پڑا کہ بہت سی باتیں کہنے کی تھیں لیکن چونکہ تم میں

برداشت نہیں ہو سکتیں اوس کے تحمل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے فارقلیط آکر بیان کرے گا۔ غرض مسیح نے نہ اپنے دوستوں کو فایز المرام ہوتے دیکھا اور نہ اپنے دشمنوں کو ذلیل اور روسیاہ پایا۔ اصل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ کامل ارادہ اور عظیم الشان منشاء صرف ایک ہی کامل انسان کے لئے تھا جو مکہ میں پیدا ہوا صلی اللہ علیہ وسلم انسان کی سب سے بڑی خوشی یہ ہوتی ہے کہ وہ اور اوس کے دوست کامیاب ہون۔ اور دشمن ذلیل اور روسیاہ ہون۔ اور یہی معنے ہیں اُن اسماء شریفہ کے جو بشیر اور نذیر ہیں۔ بشیر کا مفہوم یوں پورا ہوا کہ صحابہ پورے معنوں مین کامیاب ہوئے اور نذیر یوں پورا ہوا کہ دشمن جنہوں نے تکذیب کی اور تکالیف پہونچائیں سامنے تباہ ہوئے اور دیکھتے ہی دیکھتے اون کا نام ونشان جزیرہ نماء عرب سے مٹ گیا اور آج دنیا کے تختہ پر کوئی اون کا نام ونشان تک بھی نہین جانتا ہلک قیصر و لا قیصر بعدہ ہلک کسریٰ ولا کسریٰ بعدہ ایران کے بادشاہ نے اپنی سلطنت کے نشہ میں آکر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا توخط چاک کیا۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اوس کی سلطنت کی دھجیاں اڑا دیں۔ ہرقل نے انکار کیا آج ۱۳ سو برس گذر چکے اوس کی سلطنت کا نام ونشان تک نہ رہا۔ اللہ اللہ کیا کامیابی ہے کہ اسکی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی میں حضور علیہ الصلواۃ والسلام کے خطبہ حجتہ الوداع کو نہایت غور سے پڑہا کرتا ہون جبکہ قریب دو لاکھ آدمی کے آپ کے ساتھ تھے۔ اور جس کے بعد حضور نے مدینہ طیبہ میں جاکر اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔ حجتہ الوداع میں اوسی طرح جیسے موسےٰ علیہ السلام نے پہاڑ پر چڑھ کر اپنی قوم کو مخاطب کرکے اقرار لیا تھا ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ٹیلے پر چڑہے

اور اپنے خدام کو بہت سی وصیتیں کیں فرمایا الا ہل بلغتکم سب نے متفق اللفظ ہوکر کہا بے شک اے بے شک!! اور تین مرتبہ اسی طرح پر گواہی لی اور پھر آسمان کی طرف مونہہ کرکے کہا اے خدا تو بھی گواہ رہ کہ میں نے تیرا پیغام مخلوق کو پہنچا دیا میں اوس کامیابی اور مسرت کا اندازہ نہین کرسکتا کہ آپ کس کامیابی اور خوشی کے ساتھ اترے ہونگے۔ جو دل سوچ اور قوت رکھتے ہیں وہ اوس کا مزا لے سکتے ہیں الیوم اکملت لکم کی ندا نے کسقدر مسرت اور خوشی آپ کو اور آپ کی پاک جماعت کو دی ہوگی!!

پھر میں آپکو دکھانا چاہتا ہون کہ وہ عظیم الشان وعدہ ان الذی فرض علیك القرآن لرادك الی معاد ایسے وقت میں ہوا تھا جبکہ آپ مکہ میں ستائے جاتے اور دُکھ پر دُکھ اٹھاتے تھے اوسوقت یہ خدائے مقتدر کی آواز آئی کہ میں وہ خدا ہوں جس نے تجھ پر قرآن نازل کیا۔ اور میں یقیناً وعدہ کرتا ہوں کہ تو کامیابی کے ساتھ پھر اس مکہ میں واپس آئیگا۔ اس آیت کے بعد جب آپ کو مکہ سے نکلنا پڑا تو لات منات اور عزیٰ کے پوجاریوں نے مکہؐ میں چراغان کیا۔ مکہ کی گلیوں میں کہتے پھرتے تھے کہ آج محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا معاذاللہ جھوٹا ہوگیا۔ مگر خیال تو کرو کہ اوس وقت کی ذلت اور خواری کا کیا اندازہ ہوسکتا ہے جبکہ ابدالاباد کے لئے لا الٰہ الا اللہ کی ہیبت ناک صدا نے لات و منات کے آثار کو قیامت تک کے لئے مٹا ڈالا۔ اور انھیں مکہ کی گلیوں میں خدائے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا ڈنکا بج گیا اپنے دل میں تصور تو کرو۔ کہ اوس انسان کامل کو دوپہر کی تنگ اور تنہائی کی گھڑی میں جبکہ پاؤں میں پھپھولے پڑے ہوئے اور لبوں پر پپڑیاں جمی ہوئی ہیں۔ مکہؐ سے نکالا گیا ہے اور اوس تنہائی کی گھڑی میں صرف ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایسا وفادار رفیق ساتھ ہے ایک یہ وقت ہے۔ پھر دوسرے وقت ...

مکہؐ کا سرگردان دس ہزار قد... سے ساتھ کامیابی کے ترانہ میں تحمید و تکبیر کرتے ہوئے اوسی وعدہ کے موافق جو لرادك الی معاد میں کیا گیا اُسی وطن میں داخل ہوتا ہے جسکی نسبت پیشگوئی کے طور پر کہا گیا تھا۔ لا اقسم بھذا البلد انت حل بھذا البلد اور بیت اللہ کے دروازہ پر آکر اون ۳۶۰ بتوں کو جنہوں نے خانہ خدا کو ناپاک کر رکھا تھا۔ اپنی چھڑی سے ٹکرا کر فرماتا ہے جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا الحق جس کا حق اور استحقاق ہے کہ وہ غالب اور حکمران ہو۔ اپنی تمام برکتوں اور کامیابیوں کے ساتھ آگیا اور الباطل اپنی نحوستوں کو لیکر بھاگ گیا۔ اور وہ الباطل بھاگنے ہی والا تھا اب پھر نہ آئے گا یہہ مقتدرانہ دعویٰ اب تک مکہ معظمہ کی پاک مسجد میں زندہ موجود ہے۔ اُس دن سے لے کر آجتک کبھی بھی مکہؐ معظمہ اور اوس کے ملحقات میں بت پرستی کا نام و نشان نہین رہا۔ غرض کسقدر خوشی سے سینہ بھر جاتا ہے اور ایک مسلمان کسقدر لذت پاتا ہے۔ جب کہ وہ دیکھتا ہے کہ اوسکو ایک کامل رسول صلی اللہ علیہ وسلم ملا ہے۔ اور چونکہ تابع اپنے متبوع کے قدر و مراتب کے متعلق مراتب حاصل کرتا ہے اس لئے ایک سچّا مسلمان بھی اجر عظیم پاتا ہے۔ القصہ دنیا میں ایسی کامیابی کسی فرد بشر کو آجتک نصیب نہین ہوئی۔ پھر چونکہ اللہ تعالیٰ کے علم میں مقدر تھا کہ آپ فوق العادۃ کامیاب ہون۔ اس لئے آپ کی جماعت عظیم الشان جماعت ہوئی۔ اون کی وفاداریوں راستبازیوں کے شہادت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی جو اس آیت میں خود اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔ دنیا میں جب کوئی قوم قوم بنی ہے اور گمنامی سے نکل کر معزز بنی ہے منجملہ اور اسباب کے جو اسکی ترقی اور عزت کا موجب ہوئے ہیں۔ ایک یہ بھی ہے کہ انمیں باہم

... اور محبت اور اخلاص ہو۔ اور ہر قسم کے غل وغش اور نفاق سے ان کے سینے پاک ہوں وہ گھر جہاں دل باہم پھٹے ہوئے ہوں برباد ہو جاتا ہے۔ وہ سلطنت جس میں کار داروں اور ارکان میں پھوٹ ہو۔ وہ تباہی کا نشانہ ہو جاتی ہے۔

اسلام کی پہلی برکت جو نازل ہوئی وہ یہی تھی کہ اوسنے پراگندہ اور منتشر قوم کو شیرازہ بند کیا اور فرمایا کہ اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔ تم اس رسولؐ سے پہلے باہم دشمن تھے مگر خدا نے تمہارے دلوں میں الفت ڈالدی اور آج اسلام کی نعمت سے بھائی ہو گئے یہ دو اصول بڑے ہیں دنیا کے علوم کا دعوی کرنے والی قومیں بھی اس سے بڑھ کر اصول نہیں بتلا سکتیں۔ پہلا اصول یہ ہے کہ اشداءُ علی الکفار یعنے کفار پر سخت ہوں مطلب یہ کہ دشمنوں کے اثر سے کسی طرح متاثر نہوں اور باطل کی طمع کے دانت اون پر کبھی بھی تیز نہوں جیساکہ اس آیت سے سمجھ میں آتا ہے ان عبادی لیس لک علیہم سلطان یعنے اے شیطان تیرا تسلط میرے بندوں پر نہیں ہوتا مومن کی بڑی تعریف یہ ہے کہ کافر اوس سے مایوس ہو جاوے اسکا پہلا اور بیّن ثبوت یہ ہے کہ اگر اثناءِ مباحثہ میں یا آغاز ہی میں کسی آریہ یا عیسائی کو یہ معلوم ہو جاوے کہ اوسکا حریف حضرت اقدس کے سلسلہ کا ایک خادم ہے تو اوسکا منہ بگڑ جاتا اور اوس کے دانت ٹوٹ جاتے ہیں یہ اس لئے کہ اونکی فطرت تسلیم کر چکی ہے کہ یہ ایک کامل الایمان راستباز کے خدام ہیں اور جسقدر ایمان قوی ہو اور راستبازی اور تقوی ہو شیطان اوسی قدر ایسے شخص سے دور بھاگتا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کی نسبت کہا کہ شیطان اوس راہ سے گذر کر چلا جاتا ہے جس راہ سے حضرت عمرؓ جاتے ہیں پس حقیقت میں ہر مومن کو عمری الغیرت ہونا چاہیے۔ غرض ایک بڑا گُر ایمان کامل کے لئے یہ ہے کہ دوسرے قوموں کے بطلا نون اور بدعتوں کا اثر اوس پر نہ پڑے یہہ تو کفار کے ساتھ اونکا تعلق ہو۔ اور اپنے دوستوں اور احباب کے لئے اون کی صفت یہ ہے کہ رحماءُ بینہم رحیم اوس کو کہتے ہیں جو اثر قبول کر سکے اور اوس کا قلب رقیق ہو اور قساوت کا مادہ اوس میں نہ ہو محمد رسول اللہ والذین معہ اشداءُ علی الکفار خدا تعالی اپنی مراد کو بہتر جانتا ہے دو قسم کے ثبوت ہوتے ہیں ایک انفسی دوسرے آفاقی یا اندرونی اور بیرونی اس ترتیب میں محمد رسول اللہ ایک دعوی بھی ہے اور معًا اندرونی اور نظری ثبوت بھی اپنے ساتھ رکھتا ہے اور آپ کی رسالت کے لئے والذین معہ اشداءُ علی الکفار رحماءُ بینہم بطور آفاقی ثبوت کے ہے یہ امر واضح ہے کہ ایک ماموراور مدعی خواہ کیسا ہی نفس الامر میں راستباز اور اعلی صفات کا ہو مگر اگر اس کے مسترشدین اور مستفیضین میں سے ایک بھی پاک دل اور نیک نمونہ نہ ہو تو بالبداہت شک کی گنجائیش ہوگی کہ متبوع کا خود کیا حال ہے۔ اور کم سے کم اسکی تعلیم پر نقص اور ناکافی ہونے کا داغ لگے گا۔ اس بنا پر ہم بڑے فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدسی النفس ہونے اور آپ کی زبردست تعلیم اور موثر چال چلن کا ثبوت اگر بے انتہا شواہد اور دلائیل سے نہ بھی دیا جاوے تو آپ کی طیار کردہ جماعت ہی ایک بے نظیر ثبوت ہے۔ یعنے آپ کی طیار کردہ جماعت میں دو صفتیں پائی جاتی ہیں کہ وہ باہم رحیم ہیں اور مخالفین پر اشدا ہیں حقیقت میں منجانب اللہ مامور کے ہم نشینوں اور اس کی صحبت سے فیض یافتوں میں نہایت ضروری ہے کہ دو صفتیں ہوں اور در حقیقت رسالت اور ماموریت کا انحصار کلی ان ہی دو صفتوں پر ہے۔ پھر تراہم سجدًا بھی اُن کی عجیب شان ظاہر کرتا ہے کہ وہ ہر حال میں بزم میں اور رزم میں اپنا سارا تعلق خدا ہی سے رکھتے ہیں اور کوئی نفسانی غرض اور اتباع شہوات درمیان نہیں آہ کیسا ظالم اور تاریخ عالم سے ناواقف ہے وہ جو کہتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے ساتھ لوٹ مار کے طمع سے لوگ ہو گئے تھے قاتلہم اللہ انی یوفکون اسلام کے جان اور روح وروان صدیق و فاروق (رضی اللہ عنہما) کی سیرت کو جاننے والے جانتے ہیں کہ کسطرح انہوں نے اپنی عروج کے اوقات میں زندگی بسر کی اور بعد موت کے کیا ترکہ چھوڑ گئے اور کون ان کے بعد ان کا جانشین ہوا کیا اون کی وصیت کسی اپنے فرزند کے لئے بھی تھی۔ آج میں یہہ آئیتیں حاضرین کے سامنے اور حاضرین کی وساطت سے تمام غائبین کے روبرو اس لئے پڑھتا ہوں کہ ان سے ایک سبق اور بڑا ضروری اور مفید اپنی جماعت کو دوں۔ برادران خدا تعالی کے فضل وکرم سے آج ہم میں بھی خدا تعالی نے اوسی پہلے نقش کا ظہور دکھایا ہے اور رسالت محمدیہ کا ظل اور خادم کلی طور پر ان ہی صفات کا خوبصورت لباس پہن کر ہم میں موجود ہے اور خدا تعالی اب چاہتا ہے کہ اوسی رنگ کا ایک سلسلہ قائم کرے جسکی بنا راستی اور

طہارت اور ایمان پر ہو۔ میں سچ سچ کہتاہون کہ جسطرح مکی آیتون میں جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آیندہ زندگی اور کامیابیوں کے سارے نقشے کھینچے گئے ہیں اور وہ مدینہ جاکر پورے ہوئے اسی طرح براہین احمدیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے اور پیشگوئیاں ہیں اور بعینہ وہی رنگ اور وہی قوت اور وہی تحدی ہے اور یہ خدا کا کس قدر احسان ہے کہ ہمارے ہی زمانے میں دعوے ہوئے اور بحمداللہ ہمارے دیکھتے دیکھتے امکے پورا ہونیکا سلسلہ بھی شروع ہوا اس طرح خدا تعالیٰ کی بڑی حجت ہم پر پوری ہوگئی اور ہمنے وہ دیکھا جو ہمارے باپ دادون نے نہ دیکھا تھا۔ بڑے بڑے اولیا اور صلحا ہوئے مگر بعد زمانۂ نبوّت کے نبوّت کے منہاج پر صرف یہی ایک پاک سلسلہ قائم ہوا جس کے ساتھ نبوّت کے رنگ میں تمام خدا تعالیٰ کی سنتیں جاری ہیں اور ہماری جماعت کا فرض ہے کہ جسقدر آیات اس سلسلۂ طیبہ کی تائید میں خدا تعالیٰ نازل فرماچکا ہے۔ ہر روز اُن کو نظر کے سامنے اوسی طرح رکھاجائے جسطرح قرآن کریم کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے اس لئے کہ نبوّت کا حقیقی رنگ سمجھنے کے لئے ولایت ہی کلید ہے اور ولایت بھی وہ جو نبوّت کے اسلوب پر ہو۔ ان آیات کے آئینہ سے تم خدا تعالیٰ کا صاف اور درخشان چہرہ دیکھوگے اور ایک پر تقوی ایمان تم کو ملے گا۔ بہت افسوس ہے کہ تھوڑے ہیں جنہوں نے اس ضروری بات پر توجہ کی ہے اور اکثر یوں گذر گئے ہیں اور گذر جاتے ہین جیسے ایک تماشا کے پاس سے آدمی گذر جاتا ہے۔

خدا وہ وقت جلد لاوے کہ تریاق القلوب جس میں یہ نشان یکجا جمع کئے گئے ہیں شایع ہو۔ غرض مطلب یہ ہے کہ اسوقت خدا نے اسی رنگ میں ایک سلسلہ قائم کیا ہے اور اوسی رنگ کی نصرتیں شامل حال ہو رہی ہیں تو اب سوال یہ ہے کہ قرآن کریم میں جو صفات آنحضرت ؐ کے ساتھیوں کے بیان ہوئی ہیں اشداء علی الکفار اور رحماء بینہم کیا یہ علامتیں ہم میں بھی ہیں۔ اپنی زبانوں کو دیکھو سینوں کو ٹٹولو اور سوچو کہ آپس میں کسقدر محبت اور مودت ہے۔ اس پر تو میں ایمان رکھتا ہون کہ یہ سلسلہ ضرور ضرور کامیاب ہوگا مگر قلق ہے تو اسی بات کا کہ ایسا نہ ہو کہ ہم نکال دیئے جائیں اور ہماری جگہ اور لوگ لے لیں۔ ہم میں سے بعض بہت پرانے ہیں۔ میں بھی چودہ برس سے حضرت اقدس سے شرف نیاز رکھتاہون اور دس برس سے یہاں رہتا ہون بسا اوقات اپنی کمزوریان دیکھہ کر جان ماری فکر کے گداز ہو جاتی ہے کہ ایسا نہ ہو کہ اس مبارک درخت سے سوکھی لکڑی کی طرح ہم کٹ جائیں۔ خدا تعالیٰ کو تو صفات سے پیار ہے۔ جب ہم میں وہ صفات نہ ہونگی جو نصرت الٰہی کے جالب ہوتی ہیں اور نصرت کا آنا ضروری ہے تو لامحالہ خداوند تعالیٰ کوئی اور قوم تلاش کریگا جو ہم سے بہتر اس نعمت کے شکر گذار ہونگے۔ یہ آیت بہت ڈراتی ہے ویستخلف ربی غیرکم ولا تضرونہ شیئا۔ برادران خدا تعالیٰ کے لئے کوشش کرو اور دعائیں مانگو کہ وہ صفات پیدا ہوں جو رسالت کی حقیقت کے لئے شایان ہیں اور جن پر نصرت الٰہی نازل ہوا کرتی ہے آپس میں رحیم کریم ہوجاؤ۔ اور اپنے ایمانون کے ایسے مضبوط قلعے بناؤ کہ شیطان کا لشکر اون پر حملہ کرنے سے آس توڑ بیٹھے۔

طاعون اور اوسکا آخری علاج

بترسید از خدائے بے نیاز و سخت قہارے
نمے بینم کہ بار بیند خدا ترسے نکوکارے

طاعون نے ملک کو جس مصیبت اور آفت میں مبتلا کیا ہے اوس کا اندازہ زبانِ قلم اور قلمِ زبان سے بہت مشکل ہے۔

جبکہ خدا تعالیٰ کے ایک مامور مصدوق نے ایک علم اعلان کے ذریعے سے اہل ملک کو طاعون کے آنیوالے خطرناک حملون سے آگاہ اور بیدار کرنا چاہا تھا اوسوقت بہت تھوڑے دل تھے جنہوں نے اونکی پاک باتوں کی قدر کی مگر ایک جماعت کثیر تھی جنہون نے موسم سرما کے کسیقدر نقاہت امن گذرنے پر جامے سے باہر نکل کر اس مرد خدا کی پیشگوئی اور تجویز پر مضحکہ اڑایا تھا۔ لاہور کے پیسہ اخبار نے جو آج طاعون کے علاج کو دعا پر ختم کر بیٹھا ہے اس سے پیشتر دعا اور دوا طاعون پر بے معنی ہنسی کی تھی خدا کی غیرت نے اوسکو اس الزام سے ملزم کیا اور اوس پر حجت پوری کی پیچال ہمارا منشاء یہاں کچھ اور ہے تو دہانہ کے سول ملٹری نیوز اخبار نے پیسہ اخبار لاہور کی کسی سابق تحریر کے حوالہ سے طاعون کے آخری علاج کے متعلق یہ تجویز پیش کی ہے کہ ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء کو ہندوستان بھر میں طاعون کے رفع ہونے کیلئے خدا سے اس دعا کی جاوے اور اس دعا میں دہریوں اور ملحدون کو الگ کر دیا ہے جس پر معزز ہمعصر رفیق ہند نے اتنا اور اضافہ کر دیا ہے کہ اون گمراہوں کو بھی چھوڑ دو جنہوں نے عقاید اسلام کے خلاف دعا اور استجابت کے معنے کئے ہیں اور دعا کی اصلی اور حقیقی تاثیر سے بالکل منکر ہیں ہمارے خیال میں یہ تجویز بے شک قابل عمل ہے مگر آخر ان لوگوں کو اس تجویز کو اوس اصلی صورت میں ماننا پڑیگا جو خدا تعالیٰ کے ایک برگزیدہ بندے نے پیش کی تھی

آپ بیتی

بیان پر درد ہے گذری ہوئی اپنی کہانی ہے

[عالی جناب سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب تاجر مدراسی نے جو مضمون بحکم حضرت اقدس امام ہمام علیہ السلام ضرورت امام پر لکھا تھا وہ حضور کے حکم سے درج ذیل کیا جاتا ہے
ایڈیٹر]

حضور اقدس امام ہمام علیہ السلام! اس ناچیز کی ابتدائی عمر ہی سے قسم قسم کے لوگون سے ملاقات رہی ہے - مگر جس گروہ کے ساتھ جب ملاقات ہوتی ابتداً تو ایک دلی جوش سے ہوا کرتی تھی اور اس ناچیز کو بڑی محبت اوس سے رہا کرتی - لیکن جب کبھی کسی قسم کی کوئی منافقانہ حرکت ایسے ملاقاتی سے مشاہدہ میں آتی تو میرا دل رنج و غم سے بھر جاتا اور سخت صدمہ پہونچتا میری صحبت اور ملاقات زیادہ تر اور خصوصیت کے ساتھ علماء و صلحاء سے رہی اور بجاے خود میں تقویٰ اور طہارت کو بھی فی الجملہ پسند کرتا تھا چنانچہ میری ابتدائی عمر کی ایک کیفیت یہ ہے کہ ایک بزرگ غالباً وہ خراسانی تھے بنگلور کے قریب ایک مقام میں جسکو لاگر کہتے ہیں سکونت رکھتے تھے اور اونکا نام دو دو میاں تھا چونکہ خراسانی گھوڑوں کے سوداگر وہان قیام کرتے تھے - اور سرکاری گھوڑوں کی خریداری بھی وہان ہی ہوا کرتی تھی - اس لئے اون کا قیام اوسی جگہ رہتا تھا اور کبھی کبھی بنگلور بھی آجایا کرتے تھے - ایک تو جوان خوش رو اور دوسرے تقویٰ اور پرہیزگاری میں بھی کامل تھے اور اوس وقت اونکا سن بھی کوئی پچاس برس کے قریب ہو گا مگر قرأت بہت ہی اچھی پڑھتے تھے اور بڑے ہی خوش الحان تھے - جب کبھی اون کا آنا بنگلور میں ہوتا تھا تو جامع مسجد میں آکر فروکش ہوا کرتے تھے - اور اس ناچیز کے وقت کا ایک بڑا حصہ اوسی مسجد میں گذرتا تھا ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ مولوی دو دو میاں صاحب نے نماز عشاء پڑھوائی - اور یہ گویا اون کی قرأت اور خوش الحانی پر مطلع ہونے کا پہلا اتفاق ہوا - جون جون نماز پڑھتا تھا ساتھ ساتھ طبیعت کو اون کی طرف میلان ہوتا گیا - اور پھر تو میرے وقت کا کچھہ کچھہ حصہ اون کی صحبت میں بھی گذرتا رہا چونکہ وہ بزرگ نہایت درجہ کے متقی - پارسا تہجد گذار - اور منکسر المزاج تھے - اور اون کے پیچھے نماز پڑھنے میں ایک لذت بھی محسوس ہوتی تھی بایں سبب اونپر میرا حسن ظن بڑھتا گیا - اور اکثر وہ ہمارے ہان بھی مہمان رہتے جب تک اونکا قیام ہوتا - چونکہ اس ناچیز کے والدین خدا اونکو مغفرت کرے اس بات کو نہایت عزیز رکھتے تھے تو میرے لئے یہ بات بہت آسان ہو جاتی تھی کہ جب کبھی کوئی عالم یا کوئی اور اعلیٰ درجہ کے آدمی وہان آجاتے تو ہرگز ہمارے مہمان ہوئے بغیر رخصت نہ ہوتے تھے - اور یہ اوس زمانہ کا ذکر ہے کہ اس ناچیز کو کاروبار دنیا سے کچھہ معلوم نہ تھا مسجد اور مدرسہ اور کبھی کبھی اپنے ہم عمر لڑکون کے ساتھہ کھیل تماشا سیر کرنے مین بھی وقت گذرتا تھا غرض جیسا کہ والدین کی عادت ہوا کرتی ہے بڑے دنون یعنے مشہور تہواروں میں لڑکوں کو کچھہ دیدیا کرتے ہیں جیسا کہ عیدین وغیرہ کو اور ایسا ہی بعض دوسرے موقعون پر اور ہمارے ہان عموماً یہ بھی عادت ہے کہ دوسرے رشتہ دار بھی ایسے موقعوں پر کچھہ نہ کچھہ نقدی بطور عیدی دے دیا کرتے ہیں تو اس ناچیز کے پاس ایسی تقریبوں کے جمع کئے ہوئے کوئی دس بارہ روپے تھے اور اوسکو بڑی احتیاط سے اپنے پاس رکھتا تھا یعنے کسی کو اسکی خبر نہ تھی میں خاص اپنے صندوق میں رکھا کرتا تھا - غرض ایک وقت مولوی صاحب مذکور حسب عادت تشریف لائے اور میں اون کو کھانا کھلانے کے واسطے مکان پر لے گیا - چونکہ وہ کوئی وقت کھانے کا نہ تھا تاہم میری والدہ نے جھٹ پٹ تھوڑی روٹی اور سالن طیار کر لیا اور بہت جلد مولوی صاحب کے روبرو پیش کر دیا - معلوم ہوتا ہے اوس وقت اون کو اشتہا بھی زیادہ تھی - یعنی کھانا کھانے کے بعد اونہون نے دعاء خیر معمول سے زیادہ اون سے صادر ہوئی - اور اونکی حالت ظاہری سے کچھہ ایسا بھی محسوس ہوتا تھا کہ اون کو کچھہ اور بھی احتیاج ہے اور میں نے وہ مبلغ جو اوس عمر تک جمع کیا ہوا تھا - تمام و کمال مولوی صاحب کی نذر کر دیا - اور شاید آج تک اسکی کسی کو خبر نہیں ہے - اور مجھے یہ واقعہ اب تک اچھی طرح سے یاد ہے -

اس کے بعد مولوی صاحب بہت ہی محبت اور شفقت فرماتے رہے اور چونکہ ایک صوفی منش بھی تھے کچھہ کچھہ ذکر اور اوراد مجھے سکھلانے لگے - اور میں بھی اون کی ہدایت بموجب کرتا رہا - چنانچہ اون کی لکھوائی ہوئی ادعیہ میں سے ایک ابھی تک میرا دستور العمل ہے - لیکن بعد اوس کے بہت جلد میری شادی ہوئی میری عمر کا شاید چودہواں سال ہوگا جو میری یہ تقریب ہوئی - اور میری حالت اوس وقت تک یہ تھی کہ میں اسکی غرض وغیرہ سے بالکل ناآشنا تھا - یعنے کچھہ بھی خبر نہ تھی کہ شادی سے غرض کیا ہوتی ہے - غرض بعد شادی کے بھی مجھے زیادہ انس مسجد اور اچھے لوگوں کی صحبت سے رہی اگرچہ ایک حد تک دوکانداری بعد شادی کے ضروری امر ہو گیا - مگر میں اس کے واسطے کچھہ پرواہ نہیں کرتا تھا

باقی آئندہ

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب۔

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولایت کے یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ۔ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ہے خالص ممیرہ فی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے المشتہر پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ۔ مقام بٹالہ۔ ضلع گورداسپور +

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے۔

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ آہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اون سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے۔ اسلئے ہر کسی کیلئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹر کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اس لیئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے۔

راقم ڈاکٹر ڈی - ایم - بی - ایم سانگلی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ صاحب آہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مریض مسماۃ ٹھم دیوی بعمر ۴۵ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اُسکی آنکھیں عرصہ سے سُرخ اور دُکھتی رہتی تھیں اون میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اوس کی بینائی میں اس قدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ اون اشیاء کو جو اوس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان - ایل - ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاص کر اون مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے راقم ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر ایم ایل ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لیئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔

راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اوس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لیئے مارچ ۱۸۹۹ء میں جمع کیا گیا ہے۔ +